



## سوال

(298) ان کا کہنا ہے میں دقیانوسی خیالات کی حامل ہوں

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نوجوان لڑکی ہوں۔ دیگر طالبات کے ساتھ داخلی ہوسٹل میں مقیم ہوں، اللہ تعالیٰ نے حق کی طرف میری راہنمائی فرمائی اور بحمد اللہ میں نے اس کا دامن تمام لیا، جب اپنے ارد گرد اور خاص طور پر بعض ساتھی طالبات میں کچھ معاصی اور منکرات کو دیکھتی ہوں مثلاً گانے سننا، غیبت کرنا اور پھٹلی کھانا وغیرہ تو شدید قسم کی ذہنی کوفت سے دوچار ہوتی ہوں۔ میں نے انہیں بہت سمجھایا، مگر ان میں سے کچھ تو میرا مذاق اڑاتی ہیں اور کہتی ہیں میں پرانے خیالات کی حامل ایک دقیانوسی لڑکی ہوں دریں حالات مجھے کیا کرنا چاہیے؟ میری راہنمائی فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیراً

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ پر حسب استطاعت اچھے انداز اور نرم لہجے میں ان کے ان اعمال کا انکار واجب ہے۔ اپنے علم کے مطابق اس بارے میں قرآنی آیات اور احادیث کا حوالہ دیں، ان کے ساتھ گانا سننے اور دیگر حرام اقوال و افعال میں شریک نہ ہوں اور امکانی حد تک ان سے الگ رہیں تا آنکہ وہ کسی اور بات میں مصروف نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی بناء پر:

وَإِذَا زَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ (الانعام 68)

”اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری نشانوں کو مشغلہ بناتے ہوں تو ان سے کنارہ کش ہو جا یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں۔“

جب آپ حسب استطاعت ان کے غلط رویوں کا انکار کریں گی اور ان کے غیر پسندیدہ اعمال سے الگ رہیں گی تو آپ اپنی ذمہ داریوں سے عمدہ برآ ہو جائیں گی اور ان کا غیر شرعی امور کا ارتکاب کرنا اور آپ پر عیب دھرنا آپ کے لیے نقصان دہ نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسِكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَن ضَلَّ إِذَا أبتَدَيْتُمْ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (المائدہ 5 105)

”اے ایمان والو! تم اپنی ہی فکر کرو، جب تم راہ راست پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ رہے اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں اللہ ہی کے پاس تم سب کو جانا ہے پھر وہ تم سب کو بتلا دے گا جو کچھ تم سب کرتے تھے۔“

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے صراحت فرمادی ہے کہ بندہ مومن جب حق کا التزام کرتے ہوئے ہدایت پر قائم رہے تو پھر کسی کی گمراہی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ یعنی جب وہ شرعی

